جناب ملک عبدالرشید عراقی

اسلام میں حیوانات سے سلوک

اسلام نے دنیا کو جو لطف و محبت کا عام پیغام دیا ہے، اس میں حیوانات بھی شامل ہیں۔ اور اسلام نے حیوانات کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس لئے کہ عرب جانوروں کے ساتھ طرح طرح کے ظلم کرتے تھے۔ اور وحشت و قساوت میں بہت مشہور تھے۔ تاریخ میں ان کے جانوروں پر ظلم کرنے کے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ کبھی تو یہ کرتے تھے کہ دو آدمی آپس میں یہ شرط لگا لیتے کہ کون آدمی زیادہ اونٹ ذبح کرتا ہے۔ چنانچہ دو آدمی اونٹ ذبح کرنے شروع کر دیتے جو تھک کر بیٹھ جاتا وہ ہار جاتا ــــــ اس کے بعد ان تمام ذبح شدہ اونٹوں سے دعوتِ عام کی جاتی اور اس کو وہ ایک طرح کی فیاضی سمجھتے تھے۔

اس کے علاوہ عرب میں یہ رواج بھی عام تھا کہ جب کوئی آدمی مرجاتا اور اس کے پاس سواری کا جانور ہوتا تو اس آدمی کے مرنے کے بعد اس جانور کو اس کی قبر پر باندھ دیا جاتا اور اس کو کھانے کے لئے کچھ نہ دیا جاتا۔ وہ بھوکا پیاسا سوکھ کر مرجاتا۔ ایسے جانور کو بلیہ کہتے تھے۔ اسلام آیا تو اس نے اس قبیح رسم کو مٹا دیا۔

عرب میں ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ جانور کو باندھ کر اس پر نشانہ لگاتے تھے اور جب جانور ان کے تیر سے زخمی ہو کر اچھلتا کودتا تو یہ لوگ ہنستے اور خوش ہوتے تھے۔ اور آخر وہ جانور تیر کھا کھا کر ختم ہو جاتا اور اس کے بعد وہ اس کا گوشت کھا لیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا تو آپ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور اس کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔ (ترمذی) اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملعون قرار دیا ہے۔ (بخاری کتاب الذبائح والصید باب مایکرہ من المثلہ)

اس کے علاوہ عربوں میں ایک اور وحشیانہ طریقہ کا رواج تھا کہ زندہ اونٹ کی کوہان اور دنبے کی دم کی چکی سے گوشت کاٹ کر کھاتے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ طریقہ دیکھا تو آپؐ نے منع فرمادیا۔ اور فرمایا "ایسا گوشت مردار ہے"[1]

یہ ایک خاص صورت تھی۔ لیکن آپؐ نے ایک عام اعلان فرمایا کہ "زندہ جانوروں کا مثلہ نہ کیا جائے اور جو ایسا کرے گا، ملعون ہوگا"[2] ــــ اس کے ساتھ یہ بھی اعلان فرمایا کہ "بلا ضرورت کسی جانور کو قتل کیا جائے تو یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے"[3]

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھوٹے چھوٹے جانوروں مثلاً چیونٹی، شہد کی مکھی اور ہدہد وغیرہ کو مارنے کی خصوصی طور پر ممانعت فرمائی ہے[4] نیز فرمایا: "جو کوئی کسی چھوٹے سے چھوٹے جانور (مثلاً گنجشک) کو بلا ضرورت مارے گا تو وہ قیامت کے دن فریاد کرے گی کہ فلاں نے مجھ کو بلا ضرورت مارا ہے حالانکہ اس کو اس کا کچھ فائدہ نہ تھا"[5]

جو جانور ضرورتاً مارے یا ذبح کئے جاتے ہیں، ان کو مارنے یا ذبح کرنے کے بارے میں آپؐ نے حکم دیا کہ ان کو اچھے طریقہ سے ذبح کیا جائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں پر بھی احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے جب کسی جانور کو مارو تو اچھے طریقے سے مارو۔ جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ چھری کو تیز کرلو۔ اس لئے کہ چھری تیز ہوگی تو ذبیحہ کو نسبتاً آرام ملے گا[6] اس لئے آپؐ نے دانت سے کاٹ کر یا ناخن سے تراش کر جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے[7] اس لئے کہ اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح آپؐ نے پتھر یا غلیل سے شکار کرنے سے بھی منع فرمایا کہ اس سے جانور شکار نہیں ہوسکتا بلکہ آنکھ کان وغیرہ زخمی ہوسکتے ہیں[8]۔ ان تمام ہدایات کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت جانوروں کو جسمانی صدمہ پہنچانا جائز نہیں۔

جانوروں کے ساتھ عربوں کے اس سلوک کا سبب یہ تھا کہ اہل عرب اس سے واقف نہ تھے کہ

---

[1] ترمذی ابواب الصید باب "ماجاء ما قطع من الحیّ فھو میت"

[2] بخاری، کتاب الذبائح والصید ما یکرہ من المثلۃ . . . [3] مستدرک حاکم

[4] مشکوٰۃ کتاب الصید والذبائح [5] نسائی کتاب الضحایا

[6] مسلم کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح والقتل [7] نسائی [8]

[8] کتاب الذبائح والصید (بخاری)

جانوروں کو ایذا پہنچانا کوئی گناہ کا کام ہے۔ اس لئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس طرح انسانوں کو ایذا دینا گناہ کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ فعل ناپسند ہے، اسی طرح جانوروں کو ایذا دینا بھی گناہ کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ فعل ناپسندیدہ ہے" تو انہیں اپنے اس گناہ کا احساس ہوا اور وہ باز آ گئے۔

آپؐ نے فرمایا:

معراج میں، میں نے ایک عورت کو دوزخ میں جلتے دیکھا تو جبرئیل سے دریافت کیا کہ "یہ عورت کس گناہ میں پکڑی گئی ہے؟" انہوں نے جواب دیا کہ "اس عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا حتیٰ کہ وہ بھوکی پیاسی مر گئی۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ میں ڈال دیا ہے"[1]

ایک موقع پر آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو لوگ جانوروں کو ستاتے ہیں وہ اس معاملہ میں بہت زیادہ گنہگار ہیں۔ تم لوگ جانوروں سے جو بدسلوکی کرتے ہو، اگر خدا تعالیٰ انہیں معاف کر دے تو گویا اس ذات باری نے تمہارے بہ کثرت گناہ فرما دیئے"[2]

آپؐ نے اس سلسلہ میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ "پہلے زمانہ میں ایک پیغمبر کسی درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے کہ ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا۔ ان کو غصہ آگیا اور سامان ایک طرف کر کے تمام چیونٹیوں کو جلا دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی متنبہ فرمایا کہ کاٹا تو ایک چیونٹی نے تھا اور آپ نے تمام چیونٹیوں کو جلا دیا"[3]

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ ایک سفر جہاد میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ آپؐ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو بعد میں صحابہ کرامؓ نے چڑیا کے دو بچوں کو پکڑ لیا اور چڑیا فرطِ محبت سے ان کے اوپر منڈلا رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس تشریف لا کر یہ منظر دیکھا تو فرمایا: "اس کے بچوں کو پکڑ کر کس نے اس کو بے قرار کیا ہے؟ انہیں فوراً چھوڑ دو"[4]

اور صحابہ کرامؓ نے ایک چیونٹیوں کے گھر کو بھی جلا دیا تو فرمایا، کہ "آگ سے سزا دینا صرف خدا کو لائق ہے"

---

[1] بخاری کتاب الانبیاء [2] مسند احمد بن حنبلؒ [3] بخاری [4] ابوداؤد، کتاب الجہاد۔

جس طرح اہلِ عرب اس سے واقف نہ تھے کہ انسانوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا ثواب کا کام ہے، بعینہٖ انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک نیکی میں داخل ہے۔ چنانچہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ، میں نے اپنے اونٹوں کے لئے پانی پینے کا حوض بنوایا ہے، اگر وہاں کسی دوسرے آدمی کے اونٹ آکر پانی پی جائیں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا: کہ "ہر پیاسے یا ہر ذی حیات کے ساتھ نیک سلوک کرنے پر ثواب ملتا ہے۔[1]"

مشہور حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پہلی امتوں میں سے ایک بدکار عورت محض ایک پیاسے کتے کے ساتھ حسنِ سلوک کی وجہ سے بخشی گئی" صحابہ کرامؓ نے عرض کی "یا رسول اللہ، کیا جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا بھی ثواب ملتا ہے؟" آپؐ نے فرمایا، "ہر ذی حیات کے ساتھ حسنِ سلوک موجبِ ثواب ہے۔"[2]

اسی اصول کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے تمام احسانات کو عام کر دیا اور فرمایا: "جو مسلمان کھیتی باڑی کرتا ہے، درخت لگاتا ہے اور اس سے جانور، پرندے یا انسان کھاتے ہیں تو یہ بھی ایک صدقہ اور ثواب کا کام ہے۔"[3]

آپؐ نے جانوروں کے ساتھ سلوک کرنے کے متعدد اصول بیان فرمائے ہیں، آپؐ نے فرمایا:

۱۔ جو جانور جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اس سے وہی کام لیا جائے۔ ایک دفعہ ایک آدمی بیل پر سوار ہو کر جا رہا تھا۔ اس بیل نے سوار سے مخاطب ہو کر کہا کہ "میں اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہوں۔[4]" (فرمایا) بلا ضرورت جانوروں کی پیٹھ پر نہ بیٹھو، اس سے جانور کو غیر ضروری تکلیف ہوتی ہے۔ صرف سفر کی حالت میں اس پر سوار ہونا چاہیئے۔

۲۔ جانوروں کے آرام و آسائش کا خیال رکھو، جب تم لوگ سرسبزی اور شادابی کے زمانہ میں سفر کرو تو جانوروں کو زمین کی سرسبزی سے فائدہ پہنچاؤ، اور جب قحط کے زمانہ میں سفر کرو تو انہیں تیز چلاؤ۔[5]

---

[1] ابن ماجہ، باب فضل صدقۃ الماء [2] بخاری کتاب الادب، باب رحمۃ الناس و البہائم
[3] بخاری ابواب الحرث والمزارعہ، باب فضل الزرع والغرس اذا اکل منہ۔
[4] بخاری ابواب الحرث والمزارعہ، باب الکمال البقر للحراثۃ [5] مسلم کتاب الامارۃ، باب مراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر۔

تاکہ قحط کی وجہ سے ان کو گھاس چارے کی جو تکلیف راستے میں ہوتی ہے، اس سے جلد نجات پا سکیں۔

ایک دفعہ آپؐ نے دیکھا کہ ایک اونٹ کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ سے لگ گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، "ان بے زبان جانوروں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو، ان پر سواری کرو تو اچھے طریق سے کرو، ان کو کھاؤ تو اچھی حالت میں رکھ کر کھاؤ، ان کو اچھی خوراک دو۔"

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ تو وہاں ایک اونٹ آپؐ کو دیکھ کر بلبلایا اور آب دیدہ ہو گیا۔ آپؐ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا، اور فرمایا "یہ کس کا اونٹ ہے؟" ایک انصاری نوجوان حاضر ہوا اور کہا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ میرا اونٹ ہے!" آپؐ نے فرمایا "اس جانور کے بارے میں جس کا خدا نے تم کو مالک بنایا ہے، خدا سے نہیں ڈرتے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس پر جبر کرتے ہو"[۱]

۳۔ جانوروں کے منہ پر مارنے یا ان پر داغ دینے کی ممانعت فرمائی اور ایسا کرنے والوں کو ملعون قرار دیا[۲]

۴۔ جانوروں کے باہم لڑانے سے منع فرمایا[۳]۔ اس لئے کہ اس سے وہ گھائل اور زخمی ہو کر تکلیف پاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱۶ سے آگے:

ایک ہی تھا اور یہ سب رشتے دراصل ایک ہی رشتہ کی خاطر تھے ـــ حکم ایک ہی تھا اور یہ سب اطاعتیں اسی ایک اطاعت کے لئے تھیں۔ جب ان کے ماننے میں اسے انکار اور ان کی وفاداری میں اسے بغاوت ہونے لگی، تو جس کے حکم سے رشتہ جوڑا تھا اسی کی تلوار نے کاٹ بھی دیا۔ اور جس کے ہاتھ نے ملایا تھا، اسی کے ہاتھ نے الگ بھی کر دیا۔

آدم کی اولاد دو کی محکوم نہیں ہو سکتی ـــ وہ ایک سے ملیگی، دوسرے کو چھوڑ دیگی، ایک سے جوڑے گی، دوسرے سے کٹے گی ـــ پھر خدارا مجھے بتاؤ کہ مومن کس کو چھوڑیگا اور کس سے ملیگا ـــ؟ ایک ملک کے دو بادشاہ نہیں ہو سکتے ـــ ایک باقی رہے گا، دوسرے کو چھوڑنا پڑے گا۔